

صحیح یہ ہے کہ زندگی میں انسان دنیوی علائق سے چھٹکارا نہیں پاسکتا۔ اس کے مزاج میں کتنی بے پروائی اور بے نیازی ہو، لیکن اس کا رشتہ محبت دنیا سے بہر حال قائم رہے گا۔

مزدق صرف درجوں کا ہوتا ہے۔ کسی کی گرفتاری کا درجہ بہت بڑھ جاتا ہے اور کسی کا کم رہتا ہے۔ کوئی ان رشتوں میں سرتا پا جکڑا جاتا ہے، کسی کو نسبت فراغت حاصل ہوتی ہے، مگر کامل آزادی کا دعویٰ صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔

عشق تاثیر سے نومید نہیں	جاں سپاری شجر بید نہیں
سلطنت دست بہ دست آئی ہے	جامِ مے، خاتمِ حبشید نہیں
ہے تجلی تری سامان وجود	ذرہ بے پروا تو خورشید نہیں
رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے	ورنہ مرجانے میں کچھ بھید نہیں
گردشِ رنگِ طرب سے ڈر ہے	غنیمِ محرومی جاوید نہیں
کہتے ہیں، جیتے ہیں اُمید پہ لوگ	ہم کو جینے کی بھی اُمید نہیں

۱۔ لغات۔ جاں سپاری : جان سوئپ دنیا، یعنی جان قربان کر دنیا، جان فشانی، جان بازی۔

شجر بید : بید کا درخت۔ بید میں کوئی پھل نہیں لگتا، اس لیے اسے بے ثمر درخت کہا جاتا ہے۔ چونکہ شجر کے مضمون کو اس پہلو سے خاص تعلق ہے، اس لیے تصریح ضروری ہوئی۔

شرح : عشق تاثیر سے ناامید نہیں ہو سکتا۔ لازم ہے کہ وہ مراد پر پہنچے